ریاست ہائے متحدہ امریکہ: "سیکولر" حکمرانوں کو اپنے ملک میں "بنیاد پرستی" کا سامنا ہے۔

Americans United for Separation of Church and State [ریاست اور مذہب کی علیحدگی کے لیے متحدہ امریکی] نامی تنظیم کی ۴۵ ویں قومی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایک عالم مارٹن۔ای۔مارٹی نے کہا کہ بدلتے ہوئے رجحانات کا جائزہ لینے والوں اور اہل تحقیق کو بنیاد پرستی کی حالیہ برسوں میں مقبولیت نے پریشان کر دیا ہے۔ تیس برس پہلے تک کسی کے وہم و گمان میں نہ تھا کہ بین الاقوامی تعلقات میں بنیاد پرستی کا کردار اس قدر اہم ہوگا۔ اہل تحقیق کا خیال تھا کہ مذہبی اثرات وقت کے ساتھ کمزور ہوتے جائیں گے۔

جناب مارٹن۔ای۔مارٹی نے یہ بات زور دے کر کہی کہ امریکہ کے لوگوں کو "بنیاد پرستی" کے عمل کو سمجھنا چاہیے اور اس کے خصائص سے آگاہ ہونا چاہیے کیوں کہ بنیاد پرستی روز بروز مقبول تر ہو رہی ہے۔ سیکولر اہل امریکہ کے لیے اس رجحان کو سمجھنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ امریکی بنیاد پرستوں نے ریاست اور مذہب کی علیحدگی کے اپنے تصوّر کو ترک کر دیا ہے اور اب اُن کی کوشش ہے کہ جس قدر ممکن ہو، زیادہ سے زیادہ معاشرتی اداروں پر کنٹرول حاصل کر لیں۔ جناب مارٹن۔ای۔مارٹی نے مزید کہا کہ "اُن کی اکثریت ریاست و سیاست پر کنٹرول کی خواہش رکھتی ہے، جس کا مطلب ہے کہ ریاست و سیاست کے نظام کو بدل دیا جائے۔ ایک مذہب کو مراعات حاصل ہوں اور باقی نظر انداز کر دیے جائیں۔" (رپورٹ: چرچ اینڈ اسٹیٹ)

متفرق

بحیرہ مُردار کے طومار

"بحیرہ مردار کے طومار" کے زیر عنوان گزشتہ شمارے میں ایک مضمونچہ شائع ہوا تھا۔ حالیہ بحث و مباحثہ طوماروں سے دلچسپی کا باعث بنا ہے۔ ماہنامہ The Plain Truth (کیلی فورنیا) کی رپورٹ کے مطابق یونیورسٹی آف شکاگو کے پروفیسر نورمن گولب کے بقول "حقیقی مباحثہ تو اب شروع ہوا